عام مسلمانوں کیلئے ضروری اسباق

الدروس المهمة لعامة الأمة باللغة الأردية

تالیف

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

ترجمہ

محمد شریف بن محمد شہاب الدین

نظر ثانی

مشتاق احمد کریمی

مکتب دعوت وتوعیۃ الجالیات ربوہ، ریاض

انٹرنیٹ سیکشن

www.islamhouse.com

فہرست عناوین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ، وَصَلیّٰ اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلىٰ عَبْدِهِ وَرَسُوْلِهِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ .

عام مسلمانوں کے لئے دین اسلام سے متعلق جن باتوں کا جاننا ضروری ہے انہیں کے سلسلہ میں میں نے چند مختصر کلمات مرتب کئے ہیں، اور جن کا نام ''عام مسلمانوں کے لئے ضروری اسباق'' رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے میں دعا گو ہوں کہ وہ اس رسالہ کو مسلمانوں کے لئے فائدہ مند بنائے اور میری یہ کوشش قبول فرمائے۔ **إِنَّهُ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ .**

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

عام مسلمانوں کے لئے ضروری اسباق

سبق (۱)

اسلام کے پانچوں ارکان کا بیان کرنا اور ان میں سب سے پہلا اوراہم رکن'' **لاَ إلٰـهَ إلاَّ الـلّٰـهُ مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ**'' کی اس بات کے معانی کی تشریح اور شرائط کی وضاحت کے ساتھ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ:

" **لاَ اِلَــــهَ** " ان سارے معبودوں کی نفی ہے جن کی اللہ کو چھوڑ کر پرستش کی جاتی ہےاور "**اِلاَّ اللّٰهُ** " صرف ایک اللہ کی عبادت کا اقرار ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔" **لاَ اِلَهَ اِلاَّ اللّٰهُ**" کی شرائط حسب ذیل ہیں:

(۱) علم جو جہالت کے منافی ہو (۲) یقین جو شک کے منافی ہو (۳) اخلاص جو شرک کے منافی ہو (۴) سچائی جو جھوٹ کے منافی ہو (۵) محبت جو نفرت کے منافی ہو (۶) اطاعت جو نافرمانی کے منافی ہو (۷) قبولیت جو انکار کے منافی ہو (۸) انکار ان سارے معبودوں کا جن کی اللہ کو چھوڑ کر پرستش کی جاتی ہے۔

اور یہ سب حسب ذیل دو شعروں میں جمع کر دی گئی ہیں۔

عِلْمٌ وَ یَقِیْنٌ وَ اِخْلاَصٌ وَ صِدْقُکَ مَعَ
مُحَبَّةٍ وِ انْقِیَادُ وَالْقُبُولُ لَهَا

وَزِیْدَ ثَامِنُهَا الْکُفْرَانُ مِنْکَ بِمَا
سِوَی الْإِلَهِ مِنَ الْاَشْیَاءَ قَدْ أُلِهَا

تشریح:

علم، یقین، اخلاص اور سچائی نیز محبت و اطاعت اور ان کی قبولیت اور آٹھویں بات کا اضافہ کیا گیا ہے تیرا ان ساری چیزوں کا انکار جن کو اللہ کے سوا پوجا جاتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی '' **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** '' کی گواہی کا مطلب اور اس کے تقاضے بیان کئے جاتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(۱) رسول اللہ ﷺ نے جن باتوں کی خبر دی ہے ان میں آپ کو سچا جاننا (۲) جن باتوں کا حکم دیا ہے ان میں آپ کی اطاعت کرنا (۳) جن کاموں سے روکا ہے ان سے باز رہنا (۴) اللہ کی عبادت اسی طریقہ پر اور انہی افعال کے ذریعہ کرنا جو اللہ اور اس کے رسول نے جائز ومشروع

ٹھہرائے ہیں۔

اس اہم ترین رکن کی وضاحت کے بعد اسلام کے باقی ارکان بیان کئے جاتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(۱) نماز ادا کرنا (۲) زکوۃ دینا (۳) رمضان کے روزے رکھنا (۴) استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرنا۔

سبق (۲)

ارکانِ ایمان

ارکانِ ایمان چھ ہیں:

(۱) اللہ پر ایمان لانا (۲) فرشتوں پر ایمان لانا (۳) کتابوں پر ایمان لانا (۴) رسولوں پر ایمان لانا (۵) روزِ آخرت پر ایمان لانا (٦) اس بات پر ایمان لانا کہ بری بھلی تقدیر اللہ کی طرف سے ہے۔

سبق (۳)

توحید کی قسمیں

توحید کی تین قسمیں ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) توحیدِ ربوبیت (۲) توحیدِ الوہیت (۳) توحیدِ اسماء وصفات

توحید ربوبیت: اس بات پر ایمان لانا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق ومتصرف ہے، اس میں کوئی اس کا شریک نہیں۔

توحید الوہیت: اس بات پر ایمان لانا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے، عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، اور **"لاَ اِلَـهَ اِلَّا اللّٰـهُ"** کا مطلب بھی یہی ہے، یعنی اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، اس لئے نماز، روزہ اور ہر قسم کی عبادت صرف اللہ واحد کے لئے کی جائے گی، اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے عبادت کا ایک معمولی حصہ بھی کرنا جائز نہیں۔

توحید اسماء وصفات: یہ ہے کہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں اللہ تعالیٰ کے جو اسماء وصفات بیان کئے گئے ہیں ان پر ایمان لایا جائے اور انہیں اللہ کے لئے اللہ کے شایان شان ثابت کیا جائے، بایں طور کہ ان اسماء وصفات کے معانی میں کوئی تحریف نہ کی جائے، انہیں بے معنی نہ کیا جائے، ان میں اللہ کے لئے کیفیت نہ بیان کی جائے اور نہ ہی مخلوق سے تشبیہ دی جائے، جیسا کہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

﴿ قُـلْ هُـوَ اللّٰـهُ أَحَدٌ ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ﴾

’’کہو اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس نے کسی کو جنا اور نہ کسی نے اس کو جنا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے‘‘۔

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾

’’اللہ کی مثل کوئی چیز نہیں، اور وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے‘‘۔

بعض اہل علم نے توحید کی صرف دو قسمیں بیان کی ہیں، اور توحید اسماء وصفات کو توحیدِ ربوبیت میں شامل مانا ہے، اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں، کیونکہ دونوں تقسیم کی صورت میں مقصد واضح ہے۔

اور شرک کے اقسام بھی تین ہیں:

(۱) شرک اکبر (۲) شرک اصغر (۳) شرک خفی۔

شرک اکبر، عمل کے اکارت ہوجانے اور جہنم میں دائمی عذاب کا موجب ہوتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَوْ أَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾

’’اور اگر انہوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کے اعمال اکارت جاتے

جوانہوں نے کئے تھے''۔

اوراللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ أَنْ يَعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰهِ شَاهِدِيْنَ عَلىٰ أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ، أُوْلٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِيْ النَّارِ هُمْ خَالِدُوْنَ ﴾ (التوبة: ١٧)

''مشرکوں کا یہ کام نہیں (اس کے لائق نہیں) کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں حالانکہ وہ اپنے اوپر کفر کے گواہ ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال اکارت ہوگئے اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے''۔

اور پھر جو اس حالت میں مرے گا اللہ اس کو ہرگز معاف نہیں کرے گا اور اس پر جنت حرام ہے۔

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ﴾ (النساء: ٤٨)

''بلا شبہ اللہ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے سوا (گناہ) جس کے چاہے معاف کردیتا ہے''۔

نیز اللہ سبحانہ نے فرمایا:

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ (المائدة: ٧٢)

''جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے یقیناً اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں''۔

مُردوں اور بتوں کو پکارنا اور ان سے فریاد کرنا اور ان کی نذر ماننا اور ان کے لئے جانور ذبح کرنا بھی شرک اکبر کی قسموں میں سے ہے۔

شرکِ اصغر وہ ہے جس کا شرک ہونا کتاب وسنت کی نصوص سے ثابت ہو لیکن شرک اکبر کی قسم سے نہ ہو، جیسے کسی عمل میں ''ریا'' کا پایا جانا، غیر اللہ کی قسم کھانا، یا یوں کہنا ''اللہ جو چاہے اور فلاں چاہے'' وغیرہ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

﴿أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الشِّرْكُ الأَصْغَرُ فَسُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ: الرِّيَاءُ﴾

''سب سے زیادہ خطرناک بات جس سے میں تمہارے حق میں ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر ہے، جب اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ

نے فرمایا وہ ''ریا کاری'' ہے''۔

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے محمود بن لبید انصاری سے بہترین سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ نیز طبرانی نے نبی ﷺ سے رافع بن خدیج اور ان سے محمود بن لبید انصاری کی روایت کو کئی عمدہ سندوں سے بیان کیا ہے۔

اس کے علاوہ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

﴿مَنْ حَلَفَ بِشَيْءٍ دُوْنَ اللّٰهِ فَقَدْ أشْرَكَ﴾

''جس شخص نے اللہ کے سوا کسی اور چیز کی قسم کھائی اس نے شرک کیا''۔

اس حدیث کو امام احمد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور ابوداود و ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی ﷺ سے اس روایت کو صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

﴿مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أوْ أشْرَكَ﴾

''جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو یقیناً اس نے کفر کیا یا شرک کیا''۔

اور ابوداود نے نبی ﷺ کے حسب ذیل ارشاد کو حضرت حذیفہ بن

یمان رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

﴿لاَ تَـقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلاَنٌ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلاَنٌ﴾

''تم مت کہو'' اللہ جو چاہے اور فلاں چاہے، لیکن (یوں) کہو' جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے''۔

شرک اصغر کی یہ قسم اگر چہ ارتداد اور جہنم میں ہیشگی کی موجب نہیں ہوتی لیکن کمالِ توحید کے خلاف ہے۔

تیسری قسم ''شرک خفی'' ہے، اس کی دلیل نبی ﷺ کا یہ ارشاد ہے:

﴿ألاَ أخْبِـرُكُـمْ بِـمَـا هُـوَ أخْـوَفُ عَـلَيْـكُـمْ عِنْدِيْ مِنَ الْـمَسِيْحِ الدَّجَّالِ؟ قَالُوْا بَلىٰ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: الشِّرْكُ الْـخَفِيُّ يَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ فَيُزَيِّنُ صَلاَتَهُ لِمَا يَرىٰ مِنْ نَظَرِ الرَّجُلِ إلَيْهِ﴾

''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں وہ بات جو میرے نزدیک تمہارے لئے مسیح دجال سے زیادہ خطرناک ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول! تو آپ نے فرمایا: وہ شرک خفی ہے، آدمی کھڑا ہوتا ہے کہ نماز پڑھے تو کسی کو

اپنی طرف دیکھتا پا کر، اپنی نماز کوسنوارتا ہے''۔

اس حدیث کو امام احمد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے اپنی مسند میں بیان کیا ہے۔

شرک کوصرف دوقسموں میں بھی تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) شرک اکبر (۲) شرک اصغر، اور تیسری قسم شرک خفی وہ ان دونوں میں شامل ہے۔ چنانچہ منافقین کا شرک شرکِ اکبر میں شمار ہوگا کیونکہ یہ لوگ اپنے باطل عقائد کو چھپاتے اور اسلام کامحض دکھاوے کے لئے اور اپنی جانوں کے خوف سے اظہار کرتے تھے، اور اسی طرح ''ریا'' کا شرک اصغر میں شمار ہوگا جیسا کہ محمود بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ کی مذکورہ صدر حدیث میں آیا ہے۔اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

سبق (۴)

رکنِ احسان:

احسان یہ ہے کہ آپ اللہ کی عبادت کریں تو یوں سمجھیں کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں، اور اگر آپ اسے نہیں دیکھ رہے ہیں تو وہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔

سبق (۵)

سورہ فاتحہ اور سورہ زلزال تا سورہ ناس میں سے جس قدر ہو سکے چھوٹی سورتیں سمجھانا، پڑھانا اور پڑھائی درست کرانا، حفظ کرانا نیز ان باتوں کی تشریح کرنا جن کا سمجھنا ضروری ہو۔

سبق (٦)

نماز کے شرائط:

نماز کی شرائط نو ہیں:

(۱) اسلام (۲) عقل (۳) تمیز (۴) باوضو ہونا (۵) حقیقی نجاست دور کرنا (٦) شرم گاہ کو چھپانا (۷) وقت کا داخل ہونا (۸) قبلہ رخ ہونا (۹) نیت۔

سبق (۷)

نماز کے ارکان:

نماز کے ارکان چودہ ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) قدرت ہو تو کھڑے ہونا (۲) تکبیر تحریمہ (۳) سورہ فاتحہ پڑھنا (۴) رکوع (۵) رکوع کے بعد قومہ میں ٹھیک سے کھڑے ہونا (٦)

سات اعضاء پر سجدہ کرنا (۷) سجدہ سے سر اٹھانا (۸) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (۹) تمام افعال میں اطمینان ہونا (۱۰) ارکان میں ترتیب ہونا (۱۱) آخری تشہد (۱۲) تشہد کے لئے بیٹھنا (۱۳) نبی ﷺ پر درود پڑھنا (۱۴) دونوں جانب سلام پھیرنا۔

سبق (۸)

نمازکےواجبات:

نماز کے واجبات آٹھ ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ کے بعد والی تمام تکبیرات (۲) امام اور منفرد کا **"سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ "** کہنا (۳) سب کا **"رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ "** کہنا (۴) رکوع میں **"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ "** کہنا (۵) سجدہ میں **"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى"** کہنا (۷) تشہد اول (۸) تشہد اول کے لئے بیٹھنا۔

سبق (۹)

تشہد کا بیان:

تشہد درج ذیل ہے:

﴿اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ﴾

''تمام تعریفیں اور دعائیں (عبادتیں) اور پاکیزہ چیزیں اللہ ہی کے لئے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں''۔

درود شریف یہ ہے:

﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلىٰ إِبْرَاهِيْمَ وَعَلىٰ آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. وَبَارِكْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلىٰ إِبْرَاهِيْمَ وَعَلىٰ آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ﴾

''اے اللہ محمد پر اور آلِ محمد پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، بے شک تو خوبیوں والا اور

بزرگ ہے، اور برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، بے شک تو خوبیوں والا اور بزرگ ہے''۔

اور پھر آخری تشہد میں عذابِ جہنم اور عذابِ قبر اور زندگی اور موت کے فتنہ اور مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگے (جو اس طرح ہے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ﴾ اور پھر جو دعا پسند ہو پڑھے اور بطور خاص حسب ذیل ادعیہ ماثورہ پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْماً كَثِيْراً وَلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾

''اے اللہ اپنے ذکر اور شکر اور اپنی بہترین عبادت کے لئے میری مدد فرما۔ اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی

گناہوں کو معاف نہیں کرتا، لہذا اپنی مہربانی سے مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو ہی معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے''۔

سبق (۱۰)

نماز کی سنتیں:

منجملہ ان کے چند درج ذیل ہیں:

(۱) دعا پڑھنا (۲) حالتِ قیام میں رکوع سے پہلے ہو یا رکوع کے بعد، سینہ کے اوپر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کا بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھنا (۳) تکبیرِ تحریمہ اور رکوع کے لئے جھکتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تشہدِ اول سے تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت، دونوں ہاتھوں کو انگلیاں ملائے ہوئے شانوں یا کانوں کے مقابل تک اٹھانا (۴) رکوع اور سجدہ میں تسبیح کا ایک سے زیادہ دفعہ پڑھنا (۵) دونوں سجدوں کے درمیان دعائے مغفرت کا ایک سے زیادہ دفعہ پڑھنا (۶) حالتِ رکوع میں سر کو پیٹھ کے برابر رکھنا (۷) سجدہ میں بازوؤں کو پہلوؤں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے دور رکھنا (۸) تشہدِ اول میں اور دونوں سجدوں کے درمیان نمازی کا

بائیں پیر کو بچھا کر بیٹھنا اور دائیں پیر کو کھڑا کرنا (۱۰) تین اور چار رکعت والی نماز ہو، تو آخری تشہد میں تورک کرنا یعنی دائیں پیر کو کھڑا کر کے اس کے نیچے بائیں پیر کو نکال کر اور بائیں کولھے کو زمین پر رکھ کر بیٹھنا (۱۱) تشہدِ اول میں درود پڑھنا (۱۲) آخری تشہد میں دعا پڑھنا (۱۳) نمازِ فجر میں، نمازِ جمعہ میں، نمازِ عیدین میں، نمازِ استسقاء میں اور نمازِ مغرب ونمازِ عشاء کی ابتدائی دو رکعتوں میں قراءت میں جہر کرنا (۱۴) نمازِ ظہر ونمازِ عصر میں اور نمازِ مغرب کی تیسری رکعت اور نماز عشاء کی آخری دو رکعتوں میں قراءت آہستہ کرنا (۱۵) سورہ فاتحہ کے علاوہ قرآن سے کچھ اور پڑھنا۔

ان بیان کردہ سنتوں کے علاوہ نماز میں دوسری سنتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ مثال کے طور پر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد، مقتدی اور منفرد کا ''**رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ**'' سے زیادہ پڑھنا، یا رکوع میں دونوں ہاتھوں کا گھٹنوں پر اس طرح رکھنا کہ ہاتھوں کی انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں۔

سبق (۱۱)

مفسداتِ نماز:

مفسداتِ نماز آٹھ ہیں اور وہ درج ذیل ہیں:

(۱) نماز میں جان بوجھ کر بات کرنا، البتہ بھولے سے یا ناواقفیت کی بناء پر بات کرنے والے کی نماز فاسد نہیں ہوگی (۲) ہنسنا (۳) کھانا (۴) پینا (۵) شرمگاہ کا ظاہر ہونا (۶) قبلہ کی طرف سے زیادہ پلٹ جانا (۷) نماز میں لگاتار غیر متعلق افعال کرنا (۸) وضو ٹوٹ جانا۔

سبق (۱۲)

وضو کے شرائط:

وضو کے شرائط دس ہیں:

(۱) اسلام (۲) عقل (۳) تمیز (۴) نیت (۵) اختتام تک وضو کے توڑنے کی نیت نہ کرنا (۶) سببِ وضو کا ختم ہو جانا (۷) وضو سے پہلے پانی، پتھر ڈھیلے وغیرہ سے پاکی حاصل کر لینا (۸) پانی کا پاک اور مباح ہونا (۹) جِلد تک پانی کے پہنچنے میں حائل رکاوٹ کو دور کرنا (۱۰) ایسے شخص کے لئے نماز کا وقت داخل ہو جانا جس کی ناپاکی دائمی ہو۔

سبق (۱۳)

وضو کے فرائض:

وضو کے فرائض چھ ہیں:

(۱) چہرہ دھونا جس میں کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا شامل ہے (۲) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا (۳) پورے سر کا کانوں سمیت مسح کرنا (۴) دونوں پیروں کا ٹخنوں سمیت دھونا (۵) ترتیب (٦) پے درپے دھونا۔

چہرہ، ہاتھوں اور پیروں کا تین تین بار دھونا مستحب ہے، اسی طرح کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا بھی، یعنی یہ سارے کام تین تین بار کئے جائیں گے، لیکن فرض صرف ایک بار کرنا ہے، البتہ سر کا مسح صرف ایک بار کیا جائے گا، جیسا کہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔

سبق (۱۴)

وضو کے نواقض:

وضو کے نواقض چھ ہیں:

(۱) دونوں راہوں (پیشاب و پاخانہ کے راستوں) سے نکلنے والی نجاست (۲) جسم سے نکلنے والی سخت نجاست (۳) نیند یا کسی وجہ سے ہوش چلا جانا (۴) اگلی یا پچھلی شرمگاہ کو بغیر حائل کے ہاتھ سے چھونا (۵) اونٹ کا گوشت کھانا (٦) اسلام سے پھر جانا۔

نوٹ: جہاں تک میت کو غسل دینے کا تعلق ہے، صحیح یہ ہے کہ اسکی وجہ

سے غسل دینے والے کا وضونہیں ٹوٹتا کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، اکثر اہلِ علم کا یہی قول ہے، البتہ اگر غسل دینے والے کا ہاتھ میت کی شرمگاہ کو بغیر حائل کے چھو جائے تو اس پر وضو کرنا واجب ہے، غسل دینے والے پر واجب ہے کہ وہ میت کی شرمگاہ کو بغیر کسی حائل کے ہاتھ نہ لگائے۔ اسی طرح عورت کو چھو لینا بھی علماء کے صحیح تر قول کے مطابق مطلق ناقض وضونہیں ہے، چاہے شہوت سے ہو یا بغیر شہوت، جب تک کہ اس سے کوئی چیز نہ نکلے، اس لئے کہ نبی ﷺ نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کا بوسہ لیا اور وضو کے بغیر نماز پڑھی، جہاں تک سورہ نساء اور سورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿**أَوْ لٰـمَسْتُم**﴾ (یا تم نے عورتوں کو چھو لیا ہو) کا تعلق ہے ،تو علماء کے صحیح تر قول کے مطابق اس سے جماع مراد ہے، چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کا یہی قول ہے۔

سبق (۱۵)

مسلمان کے لئے شرعی اخلاق:

منجملہ ان کے چند حسب ذیل ہیں:

(۱) سچائی (۲) امانت (۳) پاکبازی و پاکدامنی (۴) شرم وحیا

(۵) شجاعت (٦) سخاوت (۷) وفاداری (۸) ہر اس چیز سے دور رہنا جس کو اللہ نے حرام کیا ہے (۹) بہتر ہمسائیگی (۱۰) ضرورت مند کی حسب استطاعت مدد کرنا اور دیگر وہ اخلاق جن کا شرعی ہونا کتاب وسنت سے ثابت ہے۔

سبق (١٦)

اسلامی آداب:

منجملہ ان کے چند حسب ذیل ہیں:

(۱) سلام کرنا (۲) خندہ پیشانی سے ملنا (۳) دائیں ہاتھ سے کھانا پینا (۴) کھانا شروع کرنے سے پہلے " **بسم الله** " اور فارغ ہونے کے بعد " **الحمد لله** " پڑھنا (۵) چھینک آنے کے بعد " **الحمد لله** " کہنا (٦) چھینکنے والا " **الحمد لله** " کہے تو اس کا جواب دینا (۷) گھر یا مسجد میں داخل ہونے یا نکلنے کے (۸) سفر کے (۹) والدین (۱۰) رشتہ دار (۱۱) پڑوسیوں (۱۲) بڑوں اور چھوٹوں کے ساتھ برتاؤ میں شرعی آداب کا خیال رکھنا (۱۳) لڑکے، لڑکی کی پیدائش پر مبارکباد دینا (۱۴) شادی کے موقع پر برکت کی دعا کرنا (۱۵)

مصیبت زدہ شخص کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنا۔ ان کے علاوہ دیگر اسلامی آداب مثلاً کپڑے پہننے اور اتارنے، جوتے پہننے اور نکالنے وغیرہ کے آداب کا خیال رکھنا چاہیئے۔

سبق (۱۷)

شرک اور دیگر گناہوں سے خبردار رہنا:

منجملہ ان کے چند حسب ذیل ہیں:

(۱) سات تباہ کن باتیں جو درج ذیل ہیں:

(ا) اللہ کے ساتھ شرک (ب) جادو (ج) کسی ایسے آدمی کی جان لینا جس کو اللہ نے حرام کیا ہو (د) یتیم کا مال کھانا (ھ) سود کھانا (و) میدانِ جنگ سے فرار ہونا (ز) بھولی بھالی پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا۔

(۲) والدین کی نافرمانی (۳) رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی (۴) جھوٹی گواہی (۵) جھوٹی قسمیں کھانا (۶) پڑوسی کو تکلیف دینا (۷) جان مال اور عزت وغیرہ کے معاملات میں لوگوں کے ساتھ ناانصافی کرنا (۸) نشہ آور چیزیں استعمال کرنا (۹) جوا کھیلنا (۱۰) غیبت (۱۱) چغل خوری وغیرہ جس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے منع کیا ہے۔

سبق (۱۸)

جنازہ کی تیاری اور اس کی نماز:

اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین:

جب کسی شخص پر موت کے آثار ظاہر ہو جائیں تو اسے "**لاَ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ**" کی تلقین کرنی چاہئے، صحیح مسلم کی حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ﴾

تم اپنے مُردوں کو "**لاَاِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰـهُ**" کی تلقین کرو۔ اس حدیث میں مُردوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر موت کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں۔

(۲) جنازے کی تیاری:

جب کسی کی موت کا یقین ہو جائے تو اس کی آنکھیں بند کر دی جائیں جیسا کہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔

(۳) میت کو غسل دینا:

مرنے والا اگر مسلمان ہے تو اسے غسل دینا واجب ہے، لیکن اگر وہ جنگ میں شہید ہوا ہے تو اسے نہ غسل دیا جائے گا اور نہ اس پر جنازہ کی

نماز پڑھی جائے گی، بلکہ انہیں کپڑوں میں اسے دفن کیا جائے گا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے شہداءِ احد کو نہ تو غسل دیا تھا، اور نہ ہی ان پر جنازہ کی نماز پڑھی تھی۔

(۴) میت کو غسل دیتے وقت اس کی شرمگاہ کو چھپایا جائے اور اس کو کسی قدر اٹھایا جائے اور اس کے پیٹ کو نرمی سے دبایا جائے، پھر غسل دینے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا یا اسی قسم کی کوئی چیز لپیٹ لے اور اس کی نجاست دھو دے، پھر اس کو نماز کا وضو کرائے اور اسکا سر اور داڑھی پانی اور بیری یا اسی قسم کی کسی اور چیز سے دھو ڈالے اور پھر اس کے دائیں اور بائیں پہلوؤں کو دھوئے اور اسی طرح دوسری اور پھر تیسری دفعہ دھوئے اور ہر دفعہ اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرے اور اگر کوئی چیز نکلے تو اس کو دھو دے اور اس جگہ روئی وغیرہ رکھ دے، اور اگر نجاست کا نکلنا بند نہ ہو خالص نرم مٹی یا عصری طبی ذرائع مثلاً پلاسٹر، ٹیپ وغیرہ سے اس کو بند کر دے، اور پھر میت کو دوبارہ وضو کرائے، اور اگر تین مرتبہ کے عمل سے پاک نہ ہو تو پانچ یا سات دفعہ ایسا عمل کرے اور کپڑے سے تری کو خشک کرے اور سجدہ کی جگہوں اور جوڑوں پر خوشبو لگائے اور اگر سارے جسم کو

خوشبو لگائی جائے تو بہتر ہے، اور کفن کو خوشبو دار دھواں دیا جائے، اور اگر مونچھ یا ناخن بڑھے ہوئے ہوں تو ان کو کتر دیا جائے لیکن بالوں میں کنگھی نہ کی جائے، زیر ناف کے بال نہ مونڈھے جائیں اور ختنہ نہ کیا جائے، کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، اور عورت کے بالوں کی تین لٹیں بنا کر اس کی پشت پر چھوڑ دی جائیں۔

(۵) میت کو کفن پہنانا:

افضل یہ ہے کہ مرد کو تین سفید کپڑوں میں کفنایا جائے، اس میں قمیص اور عمامہ نہیں ہوگا، ان کپڑوں میں میت کو اچھی طرح لپیٹ دیا جائے اور اگر تہ بند، قمیص اور چادر میں کفنایا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنایا جائے۔ (۱) کرتا (۲) اوڑھنی (۳) تہ بند (۴) و (۵) دو چادریں۔

چھوٹے بچہ کو ایک تا تین کپڑوں میں کفنایا جا سکتا ہے اور چھوٹی بچی کو ایک قمیص اور دو چادروں میں کفنایا جائے۔

ویسے سب کے لئے واجب صرف ایک کپڑا میں کفن دینا ہے جو پورے جسم کو ڈھانک لے، لیکن مرنے والا اگر حالتِ احرام میں تھا تو

اسے پانی اور بیری سے غسل دیا جائے گا اور اسی چادر اور تہ بند میں یا ان کے علاوہ کپڑے میں کفنایا جائے گا، البتہ اس کا سر اور چہرہ نہیں ڈھانکا جائے گا اور نہ ہی اسے خوشبو لگائی جائے گی، کیونکہ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث سے ثابت ہے، قیامت کے دن وہ شخص تلبیہ پکارتا ہوا اٹھایا جائے گا، اسی طرح حالت احرام میں مرنے والی عورت ہے تو دیگر عورتوں کی طرح اسے بھی کفنایا جائے گا لیکن اسے خوشبو نہیں لگائی جائے گی، اور نہ ہی اس کے چہرہ کو نقاب سے اور ہاتھوں کو دستانے سے ڈھانکا جائے گا، بلکہ اس کے ہاتھوں اور چہرے کو اسی کپڑے سے ڈھانکا جائے گا، جس میں وہ کفنائی گئی ہے۔

(٦) نماز جنازہ:

میت کو غسل دینے، اس کی نماز پڑھانے اور اس کو دفن کرنے کا سب سے زیادہ حقدار اس کا وصی ہے (وہ مرد جس کو مرنے والے نے وصیت کی ہو) اور پھر باپ، پھر دادا اور پھر درجہ بدرجہ میت کا قریب ترین رشتہ دار حقدار ہے، اور اسی طرح عورت کو غسل دینے کی سب سے زیادہ حقدار اس کی وصیہ ہے (وہ عورت جس کو میت نے وصیت کی ہو) اور پھر ماں پھر دادی

اور پھر عورتوں میں درجہ بدرجہ قریب ترین رشتہ دار عورت حقدار ہے۔

شوہر اور بیوی میں سے ہر ایک کو حق ہے کہ ایک دوسرے کو غسل دے، چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی بیوی نے غسل دیا، اور اس لئے بھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا۔

(۷) نماز جنازہ کا طریقہ:

نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں گی:

(ا) پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی جائے گی اور اگر اس کے بعد کوئی چھوٹی سورت یا ایک دو آیتیں پڑھ لیں تو بہتر ہے، چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس سلسلہ میں ایک صحیح حدیث مروی ہے۔

(ب) دوسری تکبیر کہہ کر درود پڑھے (تشہد والا)۔

(ج) تیسری تکبیر کہہ کر یہ دعا پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلىٰ الإِسْلاَمِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلىٰ الإِيْمَانِ﴾

﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقّىٰ الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَاراً خَيْراً مِنْ دَارِهِ وَأَهْلاً خَيْراً مِنْ أَهْلِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ ﴾

﴿ اَللّٰهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهُ ﴾

''اے اللہ! ہمارے زندوں اور مُردوں اور ہمارے حاضر وغائب اور چھوٹوں ، بڑوں اور ہمارے مَردوں اور عورتوں کو بخش دے، اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو وفات دے اس کو ایمان پر وفات دے، اے اللہ! اس میت کو بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اس کو آرام دے اور اس سے درگذر فرما اور اس کی باعزت مہمانی فرما اور اس کی قیام گاہ کو کشادہ کر اور اسکو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے اور اسے گناہوں اور غلطیوں سے پاک کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے اور اس کو اس کے گھر کے بدلے

اس سے بہتر گھر اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما اور اس کو جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر اور عذاب جہنم سے بچالے اور اس کے لئے اس کی قبر کو کشادہ کر اور اس کے لئے اس میں روشنی کردے، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر اور اس کے پیچھے ہمیں گمراہ نہ کر"۔

(د) اور چوتھی تکبیر کہہ کر دائیں جانب ایک سلام پھیرے۔

مستحب یہ ہے کہ ہر تکبیر کے وقت اپنے ہاتھ اٹھائے، اور اگر میت عورت ہوتو (**اَللّٰهُمَ اغْفِرْ لَهَا**) کہےاور اگر جنازے دو ہوں تو (**اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمَا**) اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو بصیغہ جمع کہے۔ (یعنی صرف مرد ہوں تو (**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ**) اور صرف عورتیں ہوں تو (**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُنَّ**) کہے)۔

اور اگر میت نابالغ ہوتو تیسری تکبیر میں دعائے مغفرت کے بجائے یہ دعا پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطاً وَذُخْراً لِوَالِدَيْهِ وَشَفِيْعاً مُجَاباً، اَللّٰهُمَّ ثَقِّلْ بِهِ مَوَازِيْنَهُمَا وَأَعْظِمْ بِهِ أُجُوْرَهُمَا وَأَلْحِقْهُ بِصَالِحِ الْمُؤمِنِيْنَ وَاجْعَلْهُ فِيْ كَفَالَةِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ

وَقِهِ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الْجَحِيْمِ﴾

''اے اللہ! اس کو آگے جانے والا اور اپنے ماں باپ کے لئے ذخیرہ اور ایسا سفارشی بنا جس کی سفارش قبول کی جا چکی ہو، اے اللہ! اس کی وجہ سے ان کے والدین کے اعمال کا پلہ وزنی کردے اور ان کا اجر بڑھا دے اور اس کو نیک اہلِ ایمان میں شامل فرما اور ابراہیم علیہ السلام کی کفالت میں دے دے اور اپنی مہربانی سے اس کو عذابِ دوزخ سے بچالے''۔

سنت یہ ہے کہ امام، مرد کے سر کے برابر میں اور عورت کے جنازہ کے بیچ میں کھڑا ہو، اور اگر کئی جنازے جمع ہوں تو مرد کا جنازہ، امام سے متصل اور عورت کا جنازہ قبلہ کی جانب ہو، اور اگر ان کے ساتھ بچے بھی ہوں تو بچہ کا جنازہ عورت سے پہلے اور پھر عورت کا اور پھر بچی کا جنازہ رکھا جائے اور بچہ کا سر اور عورت کی کمر مرد کے جنازہ کے سر کے برابر میں ہو، اور اسی طرح بچی کا سر عورت کے جنازہ کے سر کے برابر میں اور اس کی کمر مرد کے سر کے برابر میں ہوگی۔

تمام نمازی امام کے پیچھے ہوں گے بجز اس کے کہ کوئی ایک نمازی پیچھے جگہ نہ پائے تو امام کے دائیں جانب کھڑا ہوگا۔

(۸) دفن کرنے کا طریقہ:

دفن کا مشروع طریقہ یہ ہے کہ آدمی کی کمر تک قبر گہری کی جائے اور قبلہ کی طرف لحد بنائی جائے، میت کو لحد میں داہنے پہلو پر لٹایا جائے اور اس کے کفن کی گرہیں کھول کر چھوڑ دی جائیں، میت خواہ مرد ہو یا عورت اس کا چہرہ نہ کھولا جائے، پھر لحد کے اوپر سے اینٹیں رکھ کر مٹی سے لیپ کر دیا جائے تاکہ اینٹیں مضبوط پکڑ لیں اور میت تک مٹی نہ جانے دیں، اگر اینٹیں نہ مل سکیں تو ان کی جگہ پر تختے یا پتھر یا لکڑی وغیرہ سے لحد کا منہ بند کیا جائے اور اس کے بعد مٹی ڈالی جائے، اس موقع پر "**بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ**" پڑھنا مستحب ہے۔ مٹی ڈالنے کے بعد قبر کو بالشت بھر اونچا کر دیا جائے اور مل سکے تو قبر کے اوپر کنکریاں رکھ دی جائیں اور پانی چھڑک دیا جائے۔

جنازہ کے ساتھ جانے والوں کو چاہئے کہ دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہوں اور میت کیلئے دعا کریں، کیونکہ نبی ﷺ جب دفن کر کے فارغ ہوتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوتے اور صحابہ سے فرماتے کہ "اپنے بھائی کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرو اور قبر میں ایمان پر

ثابت قدم رہنے کی دعاء کرو، کیونکہ اب اس سے سوال کیا جائے گا''۔

(۹) اگر کسی کو جنازہ کی نماز نہیں مل سکی تو اس کے لئے درست ہے کہ دفن کے بعد سے لے کر تقریباً ایک مہینے کے اندر اندر نمازِ جنازہ پڑھ لے، کیونکہ نبی ﷺ نے ایسا کیا ہے، لیکن اگر میت کو دفن کئے ہوئے ایک ماہ سے زیادہ ہوگیا ہوتو اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ نبی ﷺ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ میت کو دفن کر دینے کے ایک مہینہ کے بعد آپ ﷺ نے قبر پر نمازِ جنازہ پڑھی ہو۔

(۱۰) میت کے گھر کھانا:

میت کے گھر والوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ لوگوں کو کھانا بنا کر کھلائیں، امام احمد نے اپنی مسند میں حسن سند کے ساتھ مشہور صحابی جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا اثر ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ''میت کے گھر جمع ہونے اور دفن کے بعد کھانا بنانے کو ہم لوگ نوحہ شمار کرتے تھے''۔

پڑوسیوں اور رشتہ داروں کو چاہئے کہ وہ خود کھانا بنا کر میت کے گھر والوں تک پہنچائیں، جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ملک شام میں موت کی خبر جب نبی ﷺ کو ملی تو آپ نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا تھا کہ

جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا بنائیں ، البتہ میت کے گھر والوں کے یہاں ہدیہ کے طور پر جو کھانا آیا ہو اس کھانے پر وہ اپنے پڑوسیوں وغیرہ کو بلا لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ، ہمارے علم کے مطابق اس سلسلہ میں وقت کی شرعاً کوئی تحدید نہیں ہے ۔

(۱۱) سوگ منانا:

عورت کے لئے کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں ، البتہ شوہر کے انتقال پر چار مہینے دس دن سوگ منانا واجب ہے ، لیکن حاملہ ہونے کی صورت میں حمل سے فارغ ہونے تک سوگ منائے گی ، جیسا کہ نبی ﷺ کی صحیح احادیث سے ثابت ہے ۔

مرد کے لئے اعزہ واقرباء وغیرہ میں سے کسی کے بھی انتقال پر سوگ منانا جائز نہیں ۔

(۱۲) قبروں کی زیارت:

مردوں کے لئے مسنون ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً قبروں کی زیارت کیا کریں ، اس زیارت کا مقصد اہلِ قبر کے لئے دعاء کرنا اور موت کو اور مابعد الموت کو یاد کرنا ہو ، کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے :

﴿زُوْرُوْا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الآخِرَةَ﴾

''قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں''۔

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے۔

نیز رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبروں کی زیارت کیلئے جائیں تو یہ دعاء پڑھیں:

﴿اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، إنَّا إنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لاَحِقُوْنَ، نَسْألَ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ﴾

''اے اس دیار کے رہنے والو مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو، اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے پاس یقیناً پہنچنے والے ہیں، ہم اپنے لئے اور تم سب کیلئے اللہ سے عافیت چاہتے ہیں''۔

البتہ عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت جائز نہیں، کیونکہ نبی ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، اور اس لئے بھی کہ عورتوں کے قبروں پر جانے میں فتنہ کا خطرہ ہے، اور ان سے بے صبری کے مظاہرہ کا اندیشہ ہے، اسی طرح عورتوں کے لئے قبرستان تک

جنازہ کے پیچھے چلنا بھی جائز نہیں، کیونکہ نبی ﷺ نے اس سے بھی منع فرمایا ہے۔ لیکن مسجد میں یا نماز کی جگہ پر جنازہ کی نماز پڑھنا مرد اور عورت سب کے لئے مسنون ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ صَحْبِهِ وَسَلَّمَ.